بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡحِ الۡمَوعُود

مجدد اَلف آخر ہونے سے کیا مراد ہے۔؟؟؟

''اور یہ اِمام جوخداتعالیٰ کی طرف سے مسیح موعودکہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد اَلف آخر بھی۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔روحانی خزائن جلد۲۰صفحہ ۲۰۸)

جیسا کہ ہم سبھی جانتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر اپنی اُمت کو یہ نوید بخشی تھی کہ''اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّةِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَتٍ مَّنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔''(سنن ابوداؤد جلد۲ کتاب الملاحم) یعنی اللہ عزّ وجل ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرتا رہے گا جو اس کیلئے اس کے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔مجددین کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق جاری ہے جو اُس نے سورۃ الحجر کی آیت نمبر۱۰ میں فرمایا ہے۔چونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی اور ہر صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہو کر اس حدیث کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کرتی رہی ہے لہٰذا مجددین کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری وساری ہے اور اس میں تخلّف ہرگز ممکن نہیں۔یہ بھی واضح رہے کہ احمدیت کوئی نیا دین یا مذہب نہیں بلکہ یہ محمدیت کا ہی ظل اور اِس کا تسلسل ہے۔جب اصل یعنی محمدیت کو ہر صدی میں مسلسل تجدید کی ضرورت پڑتی رہی تو یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ اِسکے ظل یعنی احمدیت کو تجدید کی ضرورت نہ پڑتی۔؟ جن لوگوں نے احمدیت میں یہ دعاوی کیے کہ اب آئندہ کوئی مجدد نہیں آئے گا یا ہمیں کسی تجدید کی ضرورت نہیں دراصل اِنکے یہ دعاوی نہ صرف غلط تھے بلکہ وہ لاعلمی میں ظل (حضرت مرزا غلام احمدؑ) کو اصل (آنحضرتﷺ) پر فوقیت دینے کا جرم بھی کر بیٹھے۔احمدیت میں اِنشاءاللہ تعالیٰ یہ تجدیدی سلسلہ اِلٰہی وعدہ کے موافق اُسی طرح جاری رہے گا جس طرح یہ پہلے محمدیت میں جاری رہا ہے۔اس ضمن میں خاکسار حضور علیہ السلام کے سینکڑوں بین اور واضح ارشادات میں سے بطور نمونہ چند کا یہاں اندراج کرتا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

(۱)''جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہوچکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اس اُمت کی اصلاح کیلئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدّد مبعوث کرتا رہے گا جو اُس کے دین کو نیا کرے گا۔''(نشان آسمانی۔روحانی خزائن جلد۴ صفحہ ۳۷۸)

(۲)''اوّل وہ پیشگوئی رسول اللہﷺ کی جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کرے گا۔''(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۳۴۰)

(۳)''قال رسول اللہ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّةِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَتٍ مَّنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔رواہ ابوداؤد۔یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اِس اُمت کیلئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اُس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔اور اب اِس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہﷺ کے فرمودہ میں تخلف ہو۔''(روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(۴)''یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدّد وقت اُن قوتوں اور ملکوں اور کمالات کیساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا اُن کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خداتعالیٰ اس طرح کرتا رہے گا جب تک کہ اس کو منظور ہے کہ آثار رشد اور اصلاح دنیا میں باقی رہیں۔''(شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد۶ صفحہ ۳۴۲)

(۵)''یہ یاد رہے کہ مجدّد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجدّدوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خداتعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفَاسِقُوۡنَ۔یعنے بعد اس کے جو خلیفے (مجدّد۔ناقل) بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔''(شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد۶ صفحہ ۳۴۴)

واضح رہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے مجددین سے متعلقہ آنحضرتﷺ کے درج بالا مبارک اِرشاد کو کلام اللہ (قرآن کریم) کی بنیاد قرار دیتے ہوئے اس سلسلہ میں سورہ الحجر کی آیت نمبر۱۰ کا حوالہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے:۔

''میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ کوئی معمولی اور سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے۔میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خداتعالیٰ کی

بات ہے۔اسلئے جواس کی تکذیب کیلئے جرأت اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب پر دلیری کرتا ہے۔مجھے اُسکی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہوسکتا۔البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اُس نے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ میں فرمایا ہے۔پس اس وعدہ کے موافق اور رسول اللہ ﷺ کی اس پیشگوئی کے موافق جو کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر فرمائی تھی،یہ ضروری ہوا کہ اس صدی کے سر پر جس میں سے انیس (۱۹) برس گزر گئے کوئی مجدد اصلاحِ دین اور تجدید ملت کے لیے مبعوث ہوتا۔اس سے پہلے کہ کوئی خدا تعالیٰ کا مامور اسکے الہام اور وحی سے مطلع ہو کر اپنے آپ کو ظاہر کرتا،مستعد اور سعید فطرتوں کیلئے ضروری تھا کہ وہ صدی کا سر آجانے پر نہایت اضطراب اور بے قراری کیساتھ اس مردِ آسمانی کی تلاش کرتے اور اُس آواز کے سننے کیلئے ہمہ تن گوش ہو جاتے جو انہیں یہ مژدہ سناتی کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ کے موافق آیا ہوں۔‘‘(ملفوظات جلد۴صفحات ۱تا۳)

سلسلہ مجددین میں کیا دو (۲) مجدد موعود ہیں یا ایک۔؟

جاننا چاہیے کہ اُمت محمدیہ میں مجددین کے جاری سلسلے میں آنحضرت ﷺ نے دو (۲) مجددوں کو بطورِ خاص موعود کا لقب بخشا ہے یا اُنہیں موعود قرار دیا ہے اور وہ ہیں مہدی اور مسیح۔جیسا کہ آنحضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱)”عَنۡ جَعۡفَرٍؓ عَنۡ اَبِیۡهِ عَنۡ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اَبۡشِرُوۡا اَبۡشِرُوۡا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیۡ مَثَلُ الۡغَیۡثِ لَا یُدۡرٰی اٰخِرُهٗ خَیۡرٌ اَمۡ اَوَّلُهٗ اَوۡ كَحَدِیۡقَةٍ اُطۡعِمَ مِنۡهَا فَوۡجٌ عَامًا ثُمَّ اُطۡعِمَ فَوۡجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوۡجًا اَنۡ یَّكُوۡنَ اَعۡرَضَهَا عَرۡضًا وَاَعۡمَقَهَا عُمۡقًا وَّاَحۡسَنَهَا حُسۡنًا كَیۡفَ تَهۡلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالۡمَهۡدِیُّ وَسۡطُهَا وَالۡمَسِیۡحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنۡ بَیۡنَ ذٰلِكَ فَیۡجٌ اَعۡوَجُ لَیۡسُوۡا مِنِّیۡ وَلَا اَنَا مِنۡهُمۡ۔ رواہ رزین۔“(مشکوٰۃ شریف جلد۳صفحہ۲۹۳) ترجمہ۔جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اول بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے۔اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔وہ امت کیسے ہلاک ہو جسکے اول میں،میں ہوں،مہدی اسکے وسط میں اور مسیح اسکے آخر میں ہے۔لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(۲)”عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ مَرۡفُوۡعًا قَالَ لَنۡ تَهۡلُكَ اُمَّةٌ“ اَنَا فِیۡ اَوَّلِهَا وَ عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡ اٰخِرِهَا وَ الۡمَهۡدِیُّ وَسَطِهَا۔“(کنز العمال ۲/ ۱۸۷۔جامع الصغیر ۲/ ۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) ترجمہ۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں،میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

یہ حدیث حدیقۃ الصالحین کے ابتدائی ایڈیشن میں موجود تھی لیکن آجکل کے ایڈیشنوں میں یہ حدیث حذف کردی گئی ہے۔بظاہر اس حدیث کو حذف کرنے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے کرتا دھرتا اور خدا کے بنائے ہوئے خلفاء نے سوچا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی کے بعد جس مسیح کی خبر دی ہے اگر وہ آگیا تو پھر ہم کدھر جائیں گے۔یہ لوگ کسی نئے آنیوالے کو ماننے کیلئے تیار ہی نہیں کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو مانا ہوا ہے۔بہرحال اس حدیث کا حدیقۃ الصالحین کے ابتدائی ایڈیشن میں شامل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس حدیث کی صحت میں کوئی کلام نہیں۔مزید برآں واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس بیان فرمودہ مسیح موعود کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانئے جماعتؑ پر بھی ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی فرمائی تھی۔یہ کبھی نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو الہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت سے نوازا تھا یہ وہی وجود ہے جو آنحضرت ﷺ کی بشارت کے مطابق مسیح عیسیٰ ابن مریم،اُمت محمدیہ میں چودھواں (۱۴) خلیفہ اور پندرھویں صدی ہجری کا موعود مجدد اور احمدیہ سلسلہ کا پہلا موعود مجدد اور مصلح موعود ہے۔یادرکھیں کہ تجدید کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کے مبارک فرمان کی روشنی میں اِلٰہی وعدہ کے موافق اس موعود مجدد اور زکی غلام کا جماعت احمدیہ میں پندرھویں صدی ہجری کے سر سے پہلے نزول ممکن نہیں تھا۔اس موعود مجدد نے بھی سابقہ محمدی مجددین کی طرح (بشمول مجدد اعظم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام) لازماً مجدد الف آخر کے بعد آئندہ صدی ہجری یعنی پندرھویں صدی ہجری کے سر پر نزول فرمانا تھا۔اللہ تعالیٰ کے علم میں اِسکے نزول کا یہی وقت مقرر تھا اور اس سے آگے پیچھے اس کا نزول ممکن نہیں تھا۔اس موعود مجدد اور زکی غلام کے سلسلہ میں جو اِلہامی کلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوا تھا خاکسار ذیل میں تاریخ وار درج کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) ۱۸۸۱ء۔”اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِیۡنٍ۔“یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۹۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲) خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفٰے کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کیساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۳) ۱۸۹۴ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ''۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۴) ۱۸۹۶ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔'' ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۵) ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء۔ ''اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔'' یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۶) ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔'' ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) مارچ ۱۹۰۶ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔'' ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۸) ۱۹۰۶ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔'' ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۹) ۱۶۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔'' ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۱۰) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ''(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۱) ۶/۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء۔ ''سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ ..... آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔'' (تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا

پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے بھی آنحضور ﷺ کی مبارک حدیث کے مطابق آخر پر نازل ہونیوالے مسیح ابن مریم یعنی اپنے موعود زکی غلام کی اپنے کلام میں اس طرح تصدیق فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) ''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی ان بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی روپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل انہیں وہ مرتبہ ظلی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اس صورت میں بلاشبہ ان کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اس لیے وہ جُزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظلی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی روحانی یگانگت کی راہ سے متمم و مکمل ہیں اور انکوا نکے پھلوں سے شناخت کرو گے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحات ۳۱۶ تا ۳۱۷)

(۲) ''اب یہ سوال بھی قابل حل ہے کہ مسیح ابن مریم تو دجال کیلئے آئے گا۔ آپ اگر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر آئے ہیں تو آپکے مقابل پر دجال کون ہے؟ اس سوال کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو۔ اور کوئی ایسا دجال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶۲)

(۳) ''بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جسکو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور اِنکو جو شبہات کے زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحات ۱۷۹ تا ۱۸۰)

(۴) ''اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(۵) اللہ تعالیٰ نے اِسی موعود زکی غلام کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ السلام پر ایک شعر نازل فرمایا تھا۔ ؎

زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید   مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ۔ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اَے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۶۸۴ بحوالہ مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶۔ البشریٰ قلمی صفحہ ۵۷)

درج بالا آنحضرت ﷺ کے مبارک ارشادات، حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالے مبشر الہامی کلام اور آپکے اپنے ارشادات سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُمت محمدیہ میں ایک نہیں بلکہ دو (۲) موعود مجدد ہیں۔ ایک حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور ایک آپکا موعود زکی غلام جس کو آپؑ نے مسیح ابن مریم اور مصلح موعود فرمایا تھا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جس طرح محمدی عمومی تجدیدی سلسلے میں دو (۲) مجدد (مہدی معہود اور مسیح عیسیٰ ابن مریم یعنی مسیح موعود) موعود تھے۔ اسی طرح احمدی عمومی تجدیدی سلسلہ میں بھی ایک مجدد (مصلح موعود یعنی زکی غلام مسیح الزماں) موعود ہے۔

مرزا مسرور احمد صاحب نے ۱۰۔ جون ۲۰۱۱ء کے خطبہ جمعہ کے آغاز میں ختم نبوت کی طرح ختم تجدید کے بے بنیاد اور باطل عقیدہ کے حق میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے لیکچر سیالکوٹ کے شروع میں سے آپکا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جو کہ بمعہ سیاق درج ذیل ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔ اور یہ اس لیے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے کھوٹے

ہیں بلکہ اس لیے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے جس کا کوئی باغبان نہیں۔ اور جس کی آبپاشی اور صفائی کیلئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لیے رفتہ رفتہ اُن میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے۔ اور انکی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑھ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے اسلام کیساتھ ایسا نہ کیا۔ اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لیے اُس نے ہر یک صدی پر اس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندۂ خدا اصلاح کیلئے قائم ہوا جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے اور اُن کو سخت ناگوار گزرا کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو اُنکی رسم و عادت میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پا کر پھر اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور دین اسلام کی تجدید فرمائی۔ مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی ﷺ کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ اس لیے وہ سب مذہب مر گئے۔ اُن میں روحانیت باقی نہ رہی اور بہت سی غلطیاں اُن میں جم گئیں کہ جیسے بہت مستعمل کپڑے پر جو کبھی دھویا نہ جائے میل جم جاتی ہے۔ اور ایسے انسانوں نے جن کو روحانیت سے کبھی بہرہ نہ تھا اور جن کے نفس اَمّارہ سفلی زندگی کی آلائشوں سے پاک نہ تھے اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُن مذاہب کے اندر بیجا دخل دے کر ایسی صورت اُنکی بگاڑ دی کہ اب وہ کچھ اور ہی چیز ہیں۔'' (لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۴)

احباب جماعت اور قارئین کرام۔ حضورؑ کی تحریر سے درج ذیل دو (۲) باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(اولاً) حضورؑ فرماتے ہیں کہ اسلام کے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرے مذاہب (ہندومت، بدھ مت، جین مت، زرتشتیت، یہودیت اور عیسائیت وغیرہ) کی آبیاری اور تائید یعنی تجدید وغیرہ چھوڑ دی اور انسانی نفسانی خواہشوں نے اِن میں دخل دے کر اِن میں بدعتیں اور خرابیاں پیدا کر دیں۔

(ثانیاً) حضورؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کیساتھ ایسا نہ کیا بلکہ اس باغ کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کیلئے وہ ہر صدی کے سر پر کسی نہ کسی کو تجدید دین کیلئے کھڑا کرتا رہا لیکن جاہل لوگ (اسلام میں) اُس کا مقابلہ کرتے رہے کیونکہ یہ بات اُنہیں سخت ناگوار گزری کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو اُنکی رسم و عادت میں داخل ہو چکی ہے۔ المختصر حضورؑ کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ آپؑ ادیان غیر کے بالمقابل تجدید دین کو ہی اسلام کا طرہ امتیاز قرار دے رہے ہیں۔

قارئین کرام۔ حضورؑ نے نہ صرف درج بالا اقتباس میں بلکہ اور بھی بہت ساری جگہوں پر فرمایا ہے کہ جب بھی کسی صدی ہجری کے سر پر اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو تجدید دین کیلئے مبعوث فرمایا تو اُس وقت کے نام نہاد علمائے دین اور پیروں فقیروں اور گدی نشینوں کو یہ بات پسند نہ آئی اور اُنہوں نے مختلف حیلوں اور بہانوں سے اُس مجدد کی ڈٹ کر مخالفت کی اور نہ چاہا کہ اُن غلط باتوں اور بدعتوں کی اصلاح ہو جو اُنکی عادات اور رسموں میں داخل ہو چکی ہیں۔ احمدیوں کے آگے قدرت ثانیہ اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کی دھائی دے دے کر آج یہی تماشہ محمودی خلفاء بھی کر رہے ہیں۔ دیکھیں مرزا مسرور احمد ایک طرف حضورؑ کا یہ اقتباس پڑھ رہے ہیں جس میں حضورؑ نے تجدد دین کو باغ مصطفےٰ ﷺ کے ہمیشہ سرسبز رہنے کا ذریعہ بتایا ہے اور دوسری طرف خطبہ میں جماعت احمدیہ میں جاری پیری مریدی اور نام نہاد خلافت کے سلسلہ کو خلافت علیٰ منہاج نبوت قرار دے کر ختم نبوت کی طرح ختم تجدید کا ڈھول بھی بجا رہے ہیں۔ کیا افراد جماعت قادیان میں کوئی ایسا احمدی نہیں کہ وہ مرزا مسرور احمد صاحب کو اُسکے خطبہ جمعہ (۱۰۔ جون ۲۰۱۱ء) کا حوالہ دے کر پوچھے کہ آپ نے حضورؑ کے لیکچر سیالکوٹ میں سے جس اقتباس کو پڑھ کر سنایا ہے اِس میں تو حضورؑ نے تجدید کو دین اسلام اور باغ مصطفےٰ کی سرسبزی اور شادابی کیلئے ایک ضروری اَمر قرار دیا ہے۔ آپ حضورؑ کی تحریروں کے حوالے بھی پڑھ رہے ہیں جن میں آپؑ نے تجدیدِ دین کو اسلام کے سرسبز رہنے کیلئے ضروری قرار دیا ہے اور ساتھ ہی پہلے مخالفین کی طرح مختلف حیلے اور بہانے بنا کر جاری وساری اِلٰہی تجدیدی سلسلہ کی مخالفت بھی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اَمر واقع یہ ہے کہ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ اُن برائیاں اور بدعتوں کی اصلاح ہو جنہیں اِن لوگوں نے اپنے دنیاوی مفادات کے حصول کیلئے جماعت احمدیہ میں رائج اور راسخ کر دیا گیا ہے۔ مورخہ ۳۔ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لیکچر لاہور میں حضورؑ فرماتے ہیں۔

''اور پھر ساتواں ہزار خدا اور اُسکے مسیح کا اور ہر ایک خیر و برکت اور اِیمان اور صلاح اور تقویٰ اور توحید اور خدا پرستی اور ہر ایک قسم کی نیکی اور ہدایت کا زمانہ ہے اب ہم ساتویں ہزار کے سر پر ہیں اِسکے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۶)

مندرجہ بالا اقتباس کے سیاق و سباق کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بخوبی کھل جاتی ہے کہ حضورؑ کے اِن الفاظ ''اور اِسکے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں'' سے کونسا مسیح مراد ہے؟ حضورؑ کی اِس مسیح سے مراد دراصل ایک تو حضرت مسیح ابن مریم ناصریؑ ہیں جو عیسائیوں اور بعض مسلمانوں کے خیال کے مطابق اپنے جسمانی وجود کیساتھ زندہ آسمان پر جا بیٹھے ہیں اور اب یہ اُسکی انتظار میں ہیں کہ وہ آسمان سے زندہ بجسم عنصری اُتر کر اِنکی مرادیں پوری کریں گے۔ دوسرے اِس مسیح سے حضورؑ کی مراد یہودیوں کا وہ خاص مسیح ہے جو اُن کو تمام زمین کا وارث بنائے گا اور جس کی وہ انتظار میں ہیں کہ وہ آنیوالا ہے ورنہ اِن الفاظ میں حضورؑ کی مراد قطعاً وہ مسیح نہیں ہے جو بشارت اور وعدہ کے مطابق حضورؑ کے بعد آپکی غلامی اور آپکی ظِلّیت میں آنیوالا ہے۔ لیکچر لاہور کے ''حوالہ'' کے سیاق و سباق کو پڑھنے کے بعد یہ بات بخوبی کھل جاتی ہے۔ لیکچر لاہور (۳۔ ستمبر ۱۹۰۴ء) کے بعد

۲۔نومبر ۱۹۰۴ء کو بمقام سیالکوٹ حضورؑ کا ایک اور لیکچر بعنوان ''اسلام'' پڑھا گیا تھا۔اِس لیکچر میں آپؑ اِرشاد فرماتے ہیں۔

''اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔چونکہ یہ آخری ہزار ہے اِس لیے ضرور تھا کہ امام آخرالزماں اِسکے سر پر پیدا ہو۔اور اُسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اُسکے لیے بطور ظل کے ہو۔کیونکہ اِس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔''(روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ ۲۰۸)

حضور علیہ السلام کے یہ الفاظ بڑے واضح ہیں اور دراصل یہ الفاظ حضورؑ کے اُن الفاظ کی جو آپؑ نے لیکچر لاہور میں اِرشاد فرمائے تھے کہ ''اِسکے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں'' کی تفسیر ہیں۔حضورؑ کے اِن الفاظ سے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنے بعد امامت اور مسیحیت کا دروازہ بند نہیں کیا بلکہ صاف فرمایا ہے کہ آپکے بعد اِمام بھی ہونگے اور مسیح بھی۔مگر ایک شرط لگا دی وہ یہ کہ آپکے بعد اِمام اور مسیح ہونے کیلئے آپکا ظل ہونا یعنی آپکی غلامی اور پیروی لازمی ہوگی۔آپکی غلامی اور اِطاعت سے باہر رہ کر نہ کوئی اِمام ہو سکے گا اور نہ کوئی مسیح۔ہم دیکھتے ہیں کہ ''لیکچر لاہور'' میں حضورؑ کے الفاظ میں صرف خیالی مسیحوں کیلئے دروازہ بند ہوا ہے اور آپکی غلامی میں آنیوالے اِماموں اور مسیح کیلئے دروازہ کھلا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی ظلیت میں آنیوالے یہ امام اور مسیح کون ہیں۔؟ واضح ہو کہ حضورؑ کی اماموں سے مراد وہ امام ہیں جن کے متعلق حضورؑ نے اپنی وصیت (دسمبر ۱۹۰۵ء) میں فرمایا تھا کہ۔۔۔

''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔''(روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ ۳۰۶)

اِن بیعت لینے والے نفس پاک بزرگوں کے متعلق حضورؑ نے رسالہ ''الوصیت'' کے حاشیہ میں مزید فرمایا تھا۔۔۔''ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لیے نمونہ بناوے۔''(ایضاً حاشیہ)

واضح ہو کہ اَمرِ واقع یہ ہے کہ حضورؑ نے عبوری دور میں اِن بیعت لینے والوں کیلئے خلیفہ کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے۔مسیح کے متعلق واضح رہے کہ حضورؑ نے اماموں کے ذکر کے بعد فرمایا تھا۔۔۔''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اِن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔کیا یورپ اور کیا اشیاء۔اِن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔''

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جماعت احمدیہ میں ''خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا ہونیوالا'' وہی موعود زکی غلام (مصلح موعود) اور مسیح ابن مریم ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت بخشی تھی۔حضورؑ نے رسالہ ''الوصیت'' کے حاشیہ میں اپنے پیروکاروں کی راہنمائی کیلئے اپنے موعود غلام مسیح الزماں کے متعلق مزید روشنی ڈالی ہے۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔سو اِن دنوں کے منتظر رہو۔اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

مجدد الف آخر سے مراد

حضورؑ نے فرمایا ہے کہ ''آپ مجدد صدی بھی ہیں اور مجدد الف آخر بھی''۔آپ مجدد صدی تھے اس بات کی تو آسانی کیساتھ سمجھ آجاتی ہے کیونکہ آپ چودھویں صدی کے مجدد تھے اسی طرح جس طرح آپ سے پہلے مجددین ہر صدی کیلئے آتے رہے ہیں۔لیکن آپ علیہ السلام نے یہ جو فرمایا ہے کہ آپ مجدد الف آخر یعنی آخری ہزار سال کے مجدد بھی ہیں۔آپکی ان الفاظ سے کیا مراد تھی؟ اِس ضمن میں واضح رہے کہ آنحضورﷺ کے بعد تجدید کے دائرہ میں مجدد الف آخر سے وہی مراد ہے جو نبوت کے دائرہ میں خاتم النبیین سے ہے۔

(۱) جس طرح سلسلہ انبیاء میں آنحضرتﷺ خاتم النبیین ٹھہرے کیونکہ نبوت کے تمام کمالات آپ کی ذات بابرکات پر ختم ہو گئے اسی طرح سلسلہ مجددین میں حضرت مرزا صاحبؑ مجدد الف آخر ٹھہرے کیونکہ تجدید کے تمام کمالات آپکی ذات پر ختم ہو گئے۔

(۲) جس طرح آنحضرتﷺ کے بعد نبوت کا انعام پانے کیلئے آپﷺ کی غلامی ایک شرط قرار پائی اسی طرح حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد مجددیت کا انعام پانے کیلئے بھی

آنحضرتﷺ کے علاوہ آپؑ کی غلامی ایک شرط قرار پائی ہے۔

(۳) مزید برآں جس طرح آنحضرتﷺ کی نبوت قیامت تک کیلئے ہے لیکن اِسکے باوجود آپﷺ نے اپنے بعد ایک امتی یا غلام نبی کی خبر دی تھی تا کہ آپﷺ کے بعد پیدا ہونیوالے ختم نبوت ایسے غلط عقیدے کا قلع قمع ہو سکے بالکل اسی طرح حضرت مرزا صاحبؑ بھی مجدد الف آخر ٹھہرے اور آپکی مجددیت بھی قیامت تک کیلئے ہے لیکن اِسکے باوجود آپؑ نے اپنے بعد ایک مجدد اور مصلح موعود کی خبر دی ہے تا کہ آپؑ کے بعد ختم تجدید کے فتنے اور غلط عقیدے کا دفعیہ ہو سکے۔ دراصل یہ معاملہ انسانوں کے دائرہ اختیار ہی میں نہیں کہ وہ کسی روحانی نعمت پر خاتمیت کا ٹھپہ لگاتے پھریں۔ یہ بھی واضح ہو کہ روحانی نعمتیں کسبی نہیں بلکہ وہبی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کو جو روحانی نعمت بھی بخشنا چاہے وہ بخش سکتا ہے۔

احمدی بہنو اور بھائیو۔ واضح رہے کہ ہم احمدی ہونے کے ناطے دل کی گہرائیوں سے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام نہ صرف چودھویں صدی کے مجدد اور مجدد الف آخر تھے بلکہ آپؑ مسیح موعود، مہدی معہود اور اُمتی نبی بھی تھے۔ اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ آپ سے پہلے کے سارے مجددین صرف اپنی اپنی صدی کے مجدد تھے۔ نہ اِن میں سے کوئی مجدد الف آخر تھا نہ مسیح موعود، نہ مہدی معہود اور نہ ہی اُمتی نبی۔ آنحضرتﷺ کے بعد بیک وقت مجدد صدی، مجدد الف آخر، مسیح موعود، مہدی معہود اور اُمتی نبی ہونے کی شان صرف اور صرف ایک وجود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو نصیب ہوئی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر سابقہ مجددین کے برخلاف چودھویں صدی کے مجدد کو اللہ تعالیٰ مجدد الف آخر، مسیح موعود، مہدی معہود اور اُمتی نبی بنا دیتا ہے تو کیا اس سے آنحضرتﷺ کے مبارک اِرشاد کے مطابق جاری ہونیوالا اِلہامی اور تجدیدی سلسلہ ختم ہو گیا ہے یا ختم ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اِسکی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) ہم بخوبی جانتے ہیں کہ آنحضرتﷺ کی خبر کے مطابق آپﷺ سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) انبیاء تشریف لائے تھے۔ یہ سب انبیاءؑ اپنی اپنی مخصوص قوموں کی طرف بھیجے گئے تھے اور یہ سب اپنے اپنے وقت کے نبی اور رسول تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰﷺ کو نہ صرف ساری دنیا (۱۔ ''وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۔سبا۔۲۹''۔ اور (اے محمدﷺ!) ہم نے تم کو تمام بنی نوع اِنسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جو (مومنوں کو) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو) ڈرانے والا ہے لیکن اِنسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں۔ ۲۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔۔ اعراف۔۱۵۹۔ تو کہہ دے اے لوگو! یقیناً میں تم سب کی طرف رسول ہوں۔۔) کیلئے مبعوث فرمایا بلکہ آپﷺ کو خاتم النبیین (''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا'' احزاب۔۴۱۔ محمد(ﷺ) تمہارے جوان مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔) کے لقب سے بھی سرفراز فرمایا تھا اور پھر آنحضرتﷺ نے اپنے خاتم النبیین ہونے کی تشریح میں یہ بھی فرمایا ہے کہ! ''وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيُ'' (مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ ۱۵ بحوالہ اِبوداؤد اور ترمذی) اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

علمائے جماعت اور مرزا مسرور احمد سے سوال ہے کہ آنحضرتﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کیا نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔؟ آپ جواباً ارشاد فرمائیں گے کہ نہیں آنحضرتﷺ کے بعد نبوت ہرگز ختم نہیں ہوئی اور اُمت میں جو ختم نبوت کا فتنہ پیدا ہونیوالا تھا اللہ تعالیٰ نے آنحضرتﷺ کی غلامی میں ایک اُمتی فرد (حضرت مرزا غلام احمدؑ) کو عملاً نبی بنا کر اس فتنہ کا قلع قمع کیا ہے۔ آنحضرتﷺ کے بالمقابل آپکے غلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے صرف اتنا فرمایا ہے کہ ''اور یہ اِمام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی''۔ یہاں میرا سوال ہے کہ اگر دین کے مکمل ہونے اور ایک برگزیدہ انسان کے قیامت تک خاتم النبیین بنائے جانے کے باوجود نہ تو نبوت کا دروازہ بند ہوا اور نہ ہی کوئی یہ دروازہ بند کرسکا تو پھر مجدد الف آخر کے بعد تجدید کا دروازہ کس طرح بند ہوسکتا ہے یا کوئی بند کرسکتا ہے۔؟

(۲) واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ نبوت کی طرح میرے برگزیدہ مہدی و مسیح موعود کے بعد اُسکی جماعت میں بھی ختم تجدید کا فتنہ پیدا ہونے والا ہے لہٰذا اِسکے سدباب کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو (جب اُس کا اپنا دعویٰ محض مجدد ہونے کا تھا) ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں ایک زکی غلام کی بشارت سے نوازا تھا۔ اس موعود زکی غلام کو آپؑ نے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں اور خاکسار پہلے بھی اِسکی وضاحت کر چکا ہے کہ مصلح اور مجدد ایک ہی روحانی مقام و مرتبہ کے صرف دو (۲) نام ہیں۔ اِن دونوں اصطلاحوں میں کوئی فرق نہیں۔ مصلح دراصل مجدد ہی ہوتا ہے۔ حیرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کو ایک مجدد کا وعدہ دیا ہو تو پھر آپؑ مجدد الف آخر کے الفاظ اس مفہوم میں کس طرح استعمال کرسکتے تھے کہ میرے بعد کوئی مجدد نہیں آئے گا؟؟؟ فَتَدَبَّرُوا أَيُّهَا الْعَاقِلُونَ۔

(۳) فرض کریں کہ اگر آنحضرتﷺ یہ ارشاد فرما دیتے کہ! ''میں وقت کا نبی بھی ہوں اور تا قیامت خاتم النبیین بھی'' تو آنحضرتﷺ کے اِن الفاظ کا کیا یہ مطلب ہوتا کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا یا نہیں آئے گا؟ خاکسار کا قادیانی خلفاء اور علماء سے سوال ہے کہ اگر آنحضرتﷺ ایسا ارشاد فرما دیتے تو پھر آپ آنحضورﷺ کے اس اِرشاد کے

کیا معنی کرتے؟ کیا آپ آنحضرتﷺ کے ایسے اِرشاد کے یہ معنی کرتے کہ اب تا قیامت کوئی نبی نہیں آ سکتا یا نہیں آئے گا؟ مجھے امید ہے کہ آپ آنحضرتﷺ کے ایسے حکیمانہ اِرشاد کے ایسے معنی ہرگز نہ کرتے اور نہ ہی آپ کر سکتے ہیں۔تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے اس اِرشاد۔۔’’اور یہ اِمام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجد دصدی بھی ہے اور مجد د الف آخر بھی‘‘ کے یہ معنی کس طرح نکالے جا سکتے ہیں کہ مجد د الف آخر کے بعد اب کوئی مجد د نہیں آ سکتا یا نہیں آئے گا۔جس طرح آنحضرتﷺ کے ’’وقت کے نبی اور تا قیامت خاتم النبیین ہونے‘‘ کے یہ معنی نہیں نکالے جا سکتے کہ آنحضرتﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اِسی طرح مجد د الف آخر ہونے کے بھی یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد کوئی مجد د نہیں آئے گا۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرتﷺ کو خاتم النبیین کا لقب دے کر آئندہ نبوی انعام کیلئے یہ شرط لگا دی کہ اب نبوت صرف اور صرف آنحضرتﷺ کی غلامی اور پیروی میں ملے گی اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو مجد د الف آخر کا لقب عطا فرما کر مجد دین کیلئے یہ شرط عائد فرما دی کہ آئندہ عالم اسلام میں مجد د صرف اور صرف حضرت مرزا صاحبؑ کی غلامی اور پیروی میں ہی آئے گا۔؟؟؟ دوستو اِک نظر خدا کیلئے سیّد الخلق مصطفےٰ کیلئے

خاکسار

عبد الغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

مورخہ ۲۵ جون ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆☆☆☆